جوش ملیح آبادی کا زہریلا انشائیہ پڑھ کر شہادت ترمذی جواب دیتے ہیں

آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے

ہوش — بنام — جوش

انشائیہ ایک سے زیادہ معیار ہیں
وہ کس معیار کی باتیں کرتے ہیں؟

پیغامبر کینیڈا

پبلشر و ایڈیٹر سہیل اختر

Tel: (416) 2[illegible]-3906

جلد ۵ — شمارہ ۱۶، ۱۷

پاکستان چھوٹے ممالک پر بالادستی کا مخالف ہے

ہمارا ملک چھوٹا ضرور ہے لیکن دوسرے چھوٹے ممالک کی آزادی، خود مختاری اور غیر جانبداری پر دباؤ سے اسے تشویش ہوتی ہے۔

پاک روس تعلقات کی بہتری کے لئے حالات بہت سازگار ہیں: نکولائی فریوبن

باہمی تعاون کو فروغ مل رہا ہے۔ اسٹیل ملز دو طرفہ تعلقات کی بہترین مثال ہے

اسلام آباد (اے پی پی) پاکستان تمام ممالک اور بالخصوص ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے۔ یہ بات وزیر خارجہ پاکستان جناب آغا شاہی نے اس ظہرانہ میں کہی جو انہوں نے روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر نکولائی فریوبن کے اعزاز میں دیا تھا۔ [illegible]

جناب آغا شاہی نے ترقی کا اظہار کرتے ہوئے [illegible]

[illegible]

سرکاری محکموں میں بدعنوانیاں بڑھ رہی ہیں: پنجاب کونسل کا اظہار افسوس

لاہور (اے پی پی) پنجاب کونسل کے چار روزہ اجلاس [illegible]

[illegible]

دہلی میں گرانی اور آغا زینت کے خلاف ہزاروں عورتوں کا مظاہرہ

۱۰ ہزار سے زائد عورتوں نے شہر کی سڑکوں پر گشت کیا۔ پارلیمنٹ کے سامنے دھرنا

نئی دہلی (اے پی پی) [illegible]

[illegible]

پاکستان میں اب بھی بیرل تیل موجود ہے

[illegible]



[illegible]

"کوئی نام تو بتاؤ جو صدر ضیاء سے بہتر ثابت ہو سکے"

دنیا کے دولت مند شخصیت کے مالک ہیں۔ صدر کی سندھ کے امیر کا خراج تحسین

لندن (اے پی پی) [illegible]

[illegible]

احمد نگر میں خونریز مسلم کش فسادات کے بعد کرفیو کا نفاذ

بلوائیوں نے پستول، پتھروں اور چاقوؤں کا آزادانہ استعمال کیا۔ دس دکانیں نذر آتش

نئی دہلی (اے پی پی) بھارت کے [illegible]

[illegible]

قومی پرچم اتارے نہیں گئے

کراچی [illegible]

[illegible]

سرخ آنکھوں کی وبا

کراچی (اے پی پی) [illegible]

[illegible]

وہ وقت بہت جلد آئے گا جب عام انتخابات ہونگے: نذر شاہ

سیاسی عمل کی بحالی کے لیے کام جاری ہے۔ حکومت پرامن انتخابات کرانا چاہتی ہے۔ صحافیوں سے بات چیت

کراچی [illegible]

[illegible]

اسلام، پاکستان • قائداعظم • اور • علامہ اقبال کے خلاف

جوش ملیح آبادی کا زہریلا انٹرویو

(دوسری قسط)

ذیل میں اردو کے ممتاز شاعر جوش ملیح آبادی کا وہ انٹرویو پیش کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے اسلام، پاکستان، قائداعظم اور علامہ اقبال کے بارے میں نہایت قابل اعتراض باتیں کیں۔ یہ انٹرویو ریڈیو پاکستان نے ان کی وفات کے بعد نشر کرنے کے لئے کیا تھا۔ اس انٹرویو کا ٹیپ اور متن پچھلے دنوں ہفت روزہ زندگی کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ جس کی اشاعت کے بعد وزارت اطلاعات و نشریات نے جوش ملیح آبادی پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کسی بھی پروگرام میں حصہ لینے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

انٹرویو ریکارڈ کرتے وقت مندرجہ ذیل اصحاب موجود تھے:

۱۔ عبدالباری ۔ کنٹرولر (پروگرام) پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن راولپنڈی۔
۲۔ سید [illegible] ۔ پروگرام منیجر راولپنڈی۔
۳۔ [illegible] (اُس وقت) پروڈیوسر ۔ انٹرویو کے لئے خاص طور پر بلائے گئے۔
[illegible]
۱۔ [illegible] : ڈائریکٹر جنرل، پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔
۲۔ [illegible] (اب) قائم مقام ڈائریکٹر جنرل پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔
۳۔ [illegible] ، ڈائریکٹر پروگرام، پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔
۴۔ [illegible] ، کنٹرولر پروگرام (اب) اسٹیشن ڈائریکٹر راولپنڈی۔
۵۔ [illegible] ، کنٹرولر [illegible] راولپنڈی (اب) اسٹیشن ڈائریکٹر [illegible]

[illegible]

بقیہ صفحہ ۷ پر

کرنیں

صابرہ قریشی ـــــ

دنیا کے دو رخ ہوتے ہیں۔ ایک تمہارے موافق دوسرا تمہارے خلاف اس لئے جب دنیا تمہارے مطابق ہو تو دیوانے نہ بننا اور جب تمہارے خلاف ہو تو صبر سے کام لینا

مینا ـــــ

عورت کا دل ایک اتھاہ سمندر ہوتا ہے ... اور مرد ـ جتنا پانی سمندر سے ایک پرندہ اپنا چونچ میں لے سکتا ہے شاید اتنی محبت مرد کے دل میں ہوتی ہے اس ہمدردی کے احساس نے عورت کو سمجھنے کا موقع دیا اور عورت کو اپنا شیا کا نام دے دیا۔

طاہر جمیل شیخ ـــــ

زندگی کیا ہے؟ دکھوں کا گھر۔ انسان اپنی تمام زندگی اچھے حصول معاش کی خاطر تگ و دو کرتا ہے اور جب یہ مرحلہ بخوبی سر انجام پا جائے تو پھر لالچ میں بعض خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ اور اپنے گھر کو دنیا کی خوبصورت اور قیمتی چیزوں سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے۔ لیکن یہ چیزیں ہمیشہ اس کا ساتھ نہیں دیتیں۔ اور اسے دھوکہ دے جاتی ہیں۔ چیزوں کی تو کچھ میعاد ہے۔ لیکن انسان کی کچھ بھی میعاد نہیں۔

سلیم بھٹی طاہر ـــــ

زندگی لاکھوں کروڑوں دکھوں کا مجموعہ ہے دشوار گزار اور کٹھن راستہ ہے۔ جس میں رنج و الم کے خار دار کانٹے ہیں۔ مشکلات و مصائب کی ہمیشہ ہوتی دھوپ اور مسلسل جدوجہد کی پگڈنڈیاں ہیں۔ ایک مایوس کے لئے مایوسی اور ناامیدی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ وہی زندگی پرعزم اور باہمت لوگوں کے لئے نعمت خداوندی ہے وہ اپنی شبانہ روز محنت سے اسے مسرت کا مہکتا ہوا گلستان بنا دیتے ہیں۔ وہ اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر شاکر ہوتے ہیں۔ دولت صبر سے مالامال وہ زندگی بھر نفس کے بے لگام گھوڑے کو قابو میں رکھ کر سفر زندگی طے کرجاتے ہیں۔

ملک گلزار حسین ـــــ

دنیا :۔ دنیا کے لئے اتنی محنت کر جتنا تجھے رہنا ہے۔

آخرت :۔ آخرت کے لئے اتنی کوشش کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے۔

اللہ :۔ اللہ کی رضا کے لئے اتنی کوشش کر جتنا تو اس کا محتاج ہے

گناہ :۔ گناہ اتنا کر جتنا تجھ میں عذاب سہنے کی طاقت ہے۔

حرف :۔ صرف اسی ذات سے مانگ جو دوسروں کی محتاج نہیں ہے۔

محمود حسین جیلانی ـــــ

تمام دنیا کی بادشاہت مل جائے لیکن باوفا اور فرض شناس عورت نہ ہو تو مرد بیکار ہے۔ ایسے بادشاہ سے وہ کنگال بہتر ہے جسے سارا دن محنت کرنے کے بعد شام کو عورت کی وہ مسکراہٹ ملتی ہے جس سے وہ سارے دکھ بھول جاتا ہے۔

ایم صادق ملک ـــــ

آسمان جب کبھی روتا ہے تو کتنا شور مچاتا ہے وہ، بجلی اور بادل سے گلے مل کر خوب چیختا ہے جب کائنات کی ہر شے اس کی طرف پوری توجہ ہو جاتی ہے تب اس کی پلکوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ وہ سب کے سامنے اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتا ہے۔ لیکن آہ! انسان کتنا بے بس ہے۔

کسی بھی انجمن کے اعلان کی اشاعت کیلئے اعلان کا انجمن کے لیٹر ہیڈ پر تحریر ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر ہم شائع کرنے سے معذور ہونگے۔ (ادارہ)

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

"ہمیں یہاں کے مسلمانوں پر اعتبار نہیں کہ یہ ملک کے وفادار ہیں؟"
"انہیں کے بھائی بندوں نے تو پاکستان بنوایا۔ اور ان کی وفاداری پاکستان کے ساتھ ہے۔"
"یہی پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے اور پاکستانی جھنڈا اٹھائے رکھتے ہیں۔"

یہی خلاصہ اور ماحصل ہے۔ ان بے شمار تلخ اور زہریلی تقریروں کا، جو مسلمانوں کے خلاف ہر دن ہوتی رہتی ہیں؟ اور یہی ہوئی ان کی فرد جرم؟ تو اول تو یہی کہاں تک مطابق واقعہ ہے کہ ہندی مسلمان کو کسی وفاداری کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔ آخر یقین ان کے سیکڑوں اخبار اور رسالوں میں سے کس کس نے دی ہے؟ ذرا ان کے نام تو ارشاد ہوں اور پاکستانی جھنڈے کہاں اٹھائے گئے ہیں؟ پاکستانی نعرے کب بلند کئے گئے ہیں؟ اس ۲۲، ۲۳ سال کی مدت میں اگر ہزاروں نہیں تو کوئی سو پچاس واقعوں کی ہی مثال پیش کی جائے۔ اس سو فیصد جھوٹ کے بعد اس سے بھی اہم تر سوال یہ ہے کہ جو لوگ چلے گئے ان کے کسی عمل کی ذمہ داری آخر یہاں رہ جانے والوں پر دنیا کی کس منطق کے مطابق عائد ہوتی ہے؟

گویا اصل قصور یہاں کے مسلمانوں کا یہ ٹھہرا، کہ وہ یہاں رہ کیوں گئے! اور یہیں اپنے رہ پڑنے، یہیں جینے اور مرنے کو انھوں نے ہجرت پر ترجیح کیوں دی۔ ان سے اگر شکایت کسی کو ہو سکتی ہے۔ اور ان پر غصہ اگر کسی کو آ سکتا ہے تو وہ تو صرف پاکستان ہو رہنے والے البتہ یہ کہہ سکتے ہیں تم نے ہمارے ساتھ غداری اور بے وفائی کی ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے ملک کو ترجیح دی۔ جہاں کا نظام حکومت بہرحال غیر اسلامی ہے اور جہاں کا آئین بہرصورت لادینی کا علمبردار ہوا۔ ہندوستان کے معیار اور نقطہ نظر سے تو یہ لوگ صلہ کے مستحق اور قابل داد و تحسین تھے کہ انھوں نے اپنے باپوں اور بیٹوں کو اپنے بھائیوں اور بہنوں کو پاکستان جاتے دیکھا۔ اور پھر ان کا ساتھ نہ دیا اپنے آبائی ملک سے ذرا جنبش نہ کی! انھیں کے کام سے کہیں چمٹے لپٹے رہے ایسے وفاداروں بلکہ وفا پرستوں پر تہمت غداری کی لگنا عجائب روزگار میں سے نہیں۔ تو اور کیا ہے! کوئی فرد جرم کسی قوم پر اتنی انوکھی کہیں کیوں لگی ہوگی؟

ہلاکت کی ہوش ربا تیاریاں ادارہ اقوام متحدہ کے ایک تازہ ترین اور مستند ترین جائزہ کے مطابق اس وقت دنیا میں مختلف حکومتوں کے پاس مختلف قسم کے انتہائی ہلاکت زا نیوکلر اسلحہ کے جو ذخائر ہیں۔ ان کی پوری تعداد اور ان کے وزن کا اجمالی اور ہوش اڑا دینے والا اندازہ صرف اس امر سے کیجئے کہ کرہ ارض پر بسنے والے ہر انسان کے لیے تین ٹن وزن کا جدید ترین سامان ہلاکت ہیروشیما و ناگاساکی پر پھینکے جانے والے بموں سے کہیں زیادہ مہلک بموں اور دوسرے نیوکلر اسلحہ کی شکل میں) اس وقت موجود ہیں اور کسی وقت بھی ان کا استعمال بغیر کسی پیشگی وارننگ کے اختتام کے ہو سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں معمورہ عالم کے بہت بڑے حصہ کی آبادی چشم زدن میں ہست سے نیست ہو سکتی ہے اور جو بدقسمت زخمی یا ان بموں کی زہریلی تابکاری سے متاثر زندہ حالت میں بچ جائیں گے ان کی حالت مردوں سے بھی بدتر ہوگی۔

اس جائزہ میں یہ بھی ہے کہ اس وقت دنیا کے جو ممالک ان ہلاکت بار اسلحہ کی تیاری میں مصروف ہیں وہ فی منٹ ایک ملین ڈالر اس کام پر خرچ کر رہے ہیں۔

پیغامبر
THE MESSENGER
Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR Tel. (416) 267-8006
جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن کسی جمشید کا ساغر نہیں میں
۷ ستمبر ۱۹۸۱ء ۸ ذی القعدہ ۱۴۰۱ھ

انٹرویو

صفحہ (۲) سے آگے

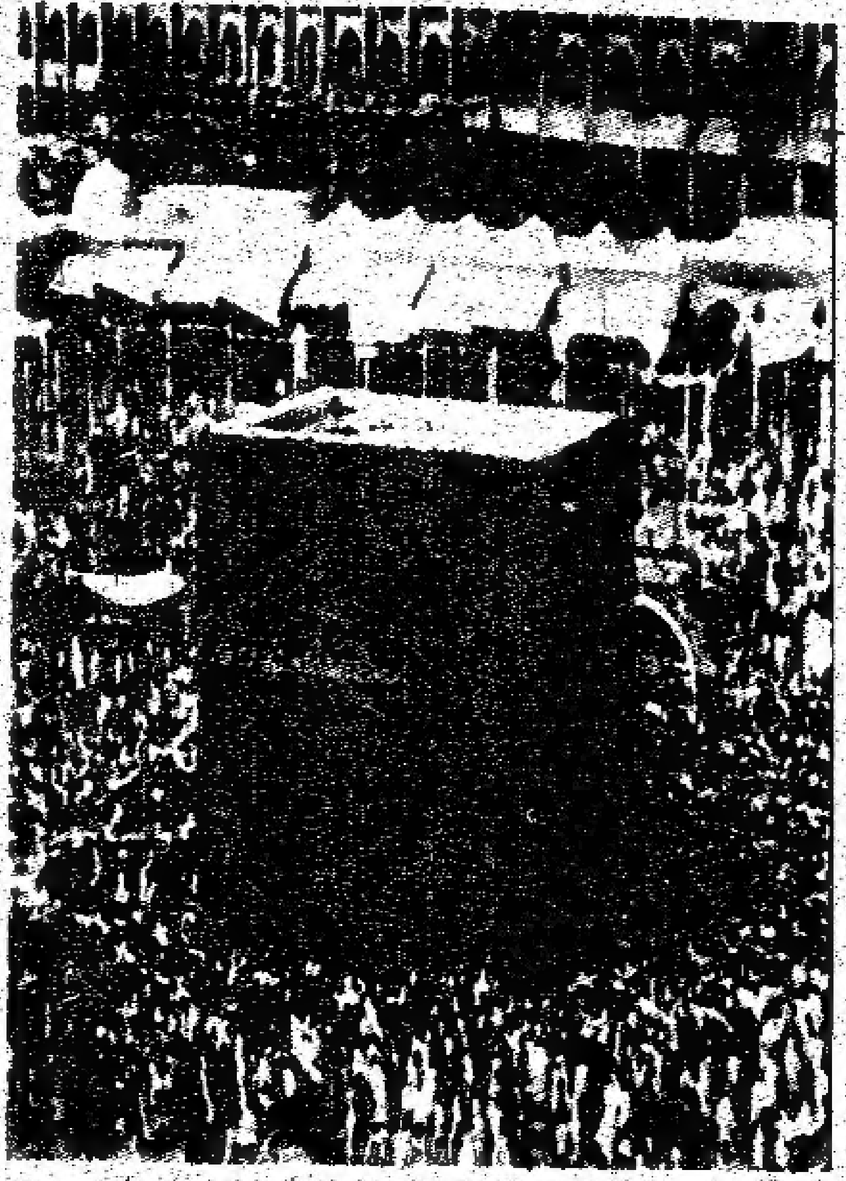
مطالع عرض ہے

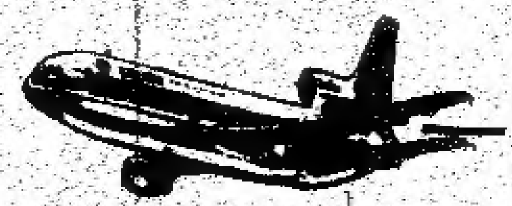
[illegible]

[illegible]

NEHRU MINDED PATRIOTISM

(ختم شد)







حج بیت اللہ شریف کے لئے حسبِ روایت اس سال بھی حاجیوں کی سہولت اور خدمت کے لئے

M&J TRAVEL نے خصوصی اور انتہائی مناسب کرایوں کا انتظام کیا ہے۔

PLAN YOUR HAJJ PILGRIMAGE WITH M&J TRAVEL

960-8348

1240 BAY STREET (BAY & BLOOR)
TORONTO



خوشی یہی ہے ہماری کہ مطمئن ہوں آپ



THIS WEEK'S SPECIAL

Fresh Spring Lamb

$1.55 lb.

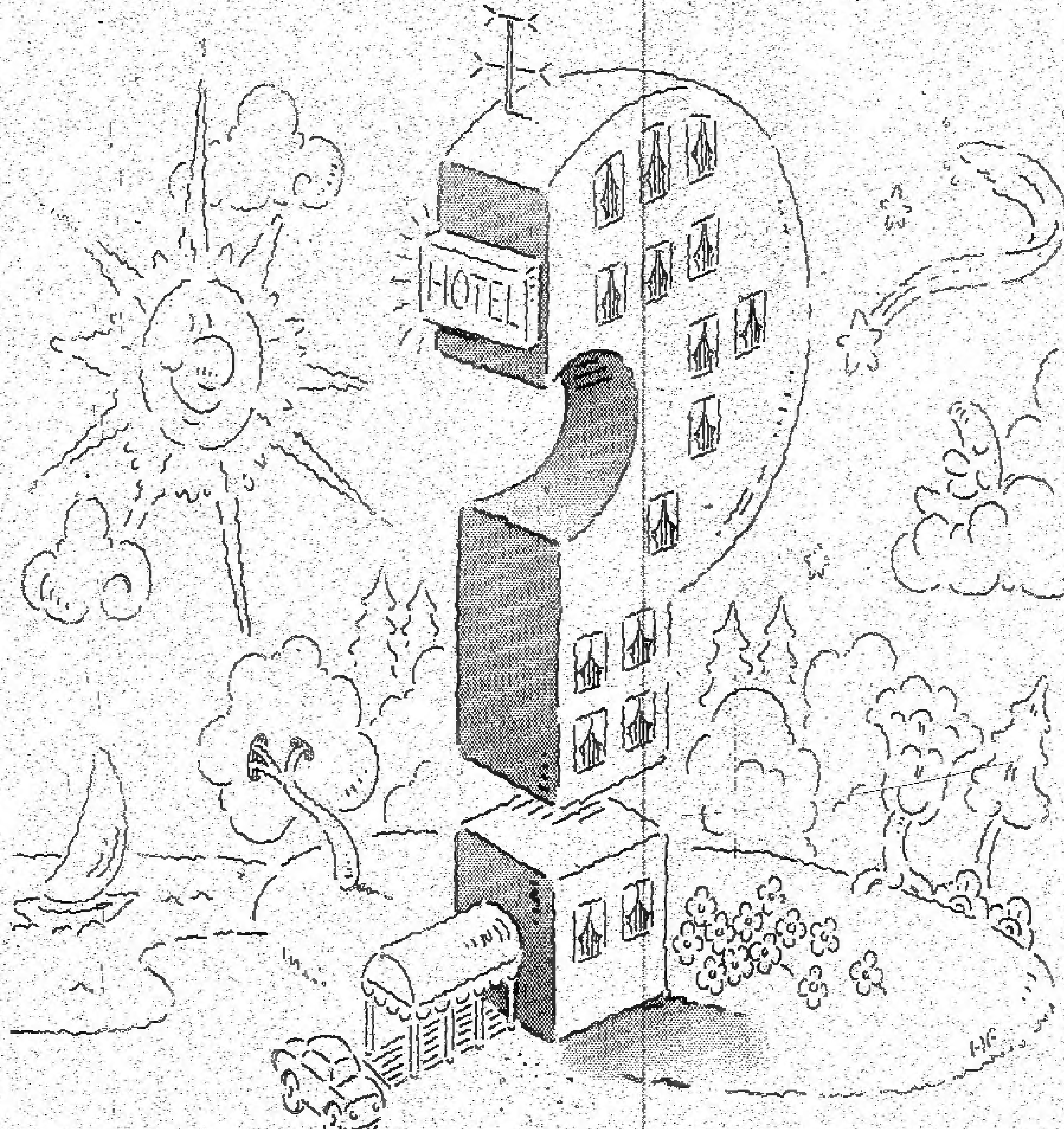
BEEF

Grade A Chickens

HOUSE OF HALAL MEAT

803 Danforth Avenue
Toronto, Ontario

Please Call ISMAIL At **461 2839**



"Travel guide for the disabled" will answer all your questions.

What's the parking situation like? Will you be able to manoeuvre through entrances? Are there convenient washroom facilities? These kinds of questions are answered for more than 100 major tourist attractions in Ontario in "Travel Guide for the Disabled."

You'll also find out about: accessable accommodation; Canadian Hearing Society offices; Canadian National Institute for the Blind district offices; provincial parks with comfort stations for the handicapped; transportation contacts and Highway 400/401 service centres.

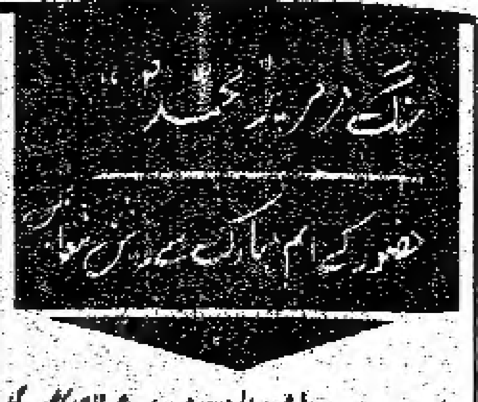
جب آپ صوبہ اونٹاریو کی سیاحت کریں تو یقین کرلیں کہ آپ اس سے لطف اندوز ہوں گے۔ بہتر ہے کہ پہلے تسلی کر لیجئے

Ontario Travel, Queen's Park, Toronto, Ontario M7A 2E1.
Tel: (416) 965-4008 (collect)



Ministry of Industry and Tourism
Ontario
Larry Grossman, Minister
William Davis, Premier

ONTARIO yours to discover!



[illegible]



[illegible]

پاکستان کے دس سالہ قیدی
شام، ایسے بیسی دوسرے
ملک میں جانا چاہتے ہیں

[illegible]

---

*ELECTRIC MAINTANCE *HOME INSTALATIONS *REPAIRS *WIRING

ELECTRIC DOOR OPERATORS

CONVENIENCE — SECURITY

- DEPENDABLE CHAIN DRIVE
- AUTOMATIC LIGHT DELAY
- 1/3 H.P. OPERATORS
- AUTOMATIC SAFETY REVERSE



THERMAL
Replacement Windows



*NEW
*RENOVATIONS
* REPAIRS
*ALTERATIONS
*PLUMBING

Double or triple glazed

- 4" Aluminum Frame
- Vinyl Thermal Break
- Styrofoam Insulation
- 1¼" Thick Thermal Glass
- Removable Sliders
- Insect Screen
- Easy Cleaning
- Maintenance Free
- One Day Installation
- Cut Fuel Bills
- Any Size or Design

We remove your old windows, install custom fitted Thermo Windows. We cap existing wood frames with enamelled aluminum.
Also:
Storm windows & doors, soffit & fascia, siding, eavestroughs, roofs.

ES

Home Improvements by
EVERSHINE HOME IMPROVEMENT CO.
Azhar Shaikh
538 DANFORTH ROAD,
SCARBOROUGH M1K 1G6
TELEPHONE
Res. 265-3408 Ofc. 264-3850

MEMBER OF THE BETTER BUSINESS BUREAU

IN HAMILTON

SEE T.V. PROGRAM
"VOICE OF PAKISTAN"
EVERY SUNDAY
AT 2:30 P.M. ON CABLE 4
Every Tuesday & Wednesday on Cable 10 in Burlington at 8:30 p.m.
Every Friday on Cable 10 in Stoney Creek at 9:15 a.m. and 7:00 p.m.

ALSO TUNE IN ON
"TOPS OF THE EAST"
AT CFMU-FM 93.3 RADIO
AT 8:30 A.M. EVERY SATURDAY MORNING
YOUR HOST
BASHIR A. KHAN

FOR INFORMATION CALL:
(416) 561-2431
P.O. BOX 6212, STATION "F"
HAMILTON, ONT. L9C 5S3

7 SEPTEMBER, 1981

THE MESSENGER

FORTNIGHTLY NEWSPAPER

پیغامبر

EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR

Tel: (416) 267-8006

VOL: 5

NO. 16 & 17

قومی منظر

جشنِ آزادی کی رنگ و نور کی تنی ہوئی چادر کے پیچھے کون سے تلخ حقائق سسک رہے تھے؟

اس سال پاکستان بھر میں یوم آزادی اس دھوم دھام سے منایا گیا کہ پچھلے چونتیس برس کی ساری کسر نکل گئی۔ گذشتہ چند سالوں میں یوم آزادی کے ساتھ اجتماعی سطح پر جس سرد مہری کا مظاہرہ ہوتا رہا ہے اسی کا سبب ہے کہ اس بار جشن آزادی کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر کسی وقت تو یوں محسوس ہوتا تھا گویا ہم آزادی کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں۔ یوم آزادی کے عظیم الشان جشن کے موقع پر آرائش و زیبائش کے ساتھ ساتھ غور و فکر کی محالس بھی منعقد ہوتیں۔ تحریک پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر بیان کیا گیا اخبارات نے حسب سابق خصوصی ایڈیشن شائع کئے جشن آزادی کی منفرد خصوصیت یہ تھی کہ غالباً پاکستان کی جدید تاریخ میں پہلی بار یوم آزادی کے موقع پر پوری قوم نے صدر مملکت کے ساتھ مل کر اجتماعی طور پر قومی ترانہ گایا۔ قوموں کی زندگی میں اجتماعی سطح پر ایسے واقعات کی اہمیت بے پایاں ہوتی ہے۔

مگر جشن مسرت اور روشنی و نور کی چادر کے پیچھے کچھ تلخ حقائق بھی بدستور موجود رہے خوشی کے مواقع پر ایسے تلخ حقائق کا تذکرہ بھلا نہیں لگتا مگر قومی تہواروں کا بنیادی مقصد محض ناؤ نوش کرنا تو نہیں ہوتا۔ یہ تو سنگ میل ہوتے ہیں راستے کے۔ جہاں مسافر چند لمحوں کے لئے

لوگوں نے باڑے سے خریدے ہوئے سمگل شدہ کپڑے کے قومی پرچم بنا کر گھروں پر آویزاں کئے

طے شدہ سفر پر طمانیت کے احساس کے ساتھ آرام کرتا ہے اور ہونے والی غلطیوں، لغزشوں اور کوتاہیوں کا جائزہ لیتا ہے تاکہ آئندہ بروز ہی ان کا ازالہ ہو اور راستے سے بھٹکنے کے امکانات کم سے کم ہوتے چلے جائیں۔ اسی جذبے کے تحت جب ہم نے جشن مسرت کی تنی ہوئی چادر کا پلو اٹھایا تو اس کے نیچے بہت تلخ حقائق نظر آئے۔

تہ کے نیچے

زیادہ مانگ دیکھ کر دوکانداروں نے قومی پرچم اور جھنڈیوں کی قیمتیں بڑھا دیں۔ بعض جگہوں پر قومی پرچم بلیک میں ملتا رہا۔ اکثر گھروں میں قومی پرچم خود تیار کئے گئے مگر پاکستانی کپڑے کے نہیں۔ باڑے سے خریدے ہوئے سمگل شدہ کپڑے کے۔

دکانداروں نے مٹھائی کی قیمتیں پچاس فیصد تک بڑھا دیں۔

رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے بھی جی بھر کر جشن آزادی منانے والوں کی جیبیں کاٹیں۔ غالباً سیلاب اور بارشوں سے تباہ ہونے والے افراد نے جشن آزادی آسمان کی نیلی چھت تلے منایا۔

آرائشی برقی بلبوں پر مشتمل جو لڑی تین سے چار روپے میں کرایے پر دستیاب تھی اس کا کرایہ پچاس سے ساٹھ روپے تک چلا گیا۔

جشن آزادی کو محض نمود و نمائش کی سطح تک رکھنے کی غرض سے سرکاری ذرائع ابلاغ نے گھٹیا کردار ادا کیا۔ تجارت پیشہ لوگوں سے کہا گیا کہ اگر وہ جھنڈیاں وغیرہ لہرائیں اور اپنے پتے ہمیں ارسال کر دیں تو ریڈیو اسٹیشن سے ان کے نام اور پتے بلا معاوضہ نشر کر دیئے جائیں گے۔ گویا تجارت پیشہ لوگ جشن آزادی میں حصہ لے کر قوم پر احسان کریں گے اور اگر جھنڈیاں لگانے کا معاوضہ کمپنی کی مشہوری ہی ٹھہرا تو غیر تجارت پیشہ لوگوں نے کیا جرم کیا ہے کہ ان کے نام نشر نہ ہوں۔

ناسور اور خوشبو

مندرجہ بالا اور اسی نوعیت کے بہت سارے تلخ حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے یہی کہا جاتا ہے کہ جشن آزادی منانے کے دوران ہمارا طرز عمل اس شخص کا سا تھا جس نے پرانے پھوڑے سے برآمد ہونے والی ناگوار بو سے بچنے کی خاطر اس پر خوشبوؤں کی تہہ جما دی۔ یہ طرز عمل فرار کی علامت ہے حقائق سے آنکھیں چرانے کا معاملہ ہے۔ جس طرح کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر کے بزعم خویش یہ سمجھتا ہے کہ بلی غائب ہو گئی ہے۔ زندہ قوموں کا رویہ حقائق سے آنکھیں چار کرنے کا رویہ ہوتا ہے۔ اس تحریر کا بنیادی مقصد مایوسی یا قنوطیت پھیلانا ہرگز نہیں بلکہ مایوسی اور قنوطیت کے پیدا کردہ حالات کا مقابلہ کرنا اور سچ کو سچ بنا کر پیش کرنا ہے۔

یوم آزادی کے موقع پر اگر ہم اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ پاکستان کیوں بنا تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟



یوم پاکستان کی تقریبات

کیا پاکستان نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے اور حج کرنے کے لئے بنا تھا۔ ہمارا جواب ہے جی ہاں۔

مگر دوسرا سوال یہ ہے کہ برصغیر کے مسلمان یہ عبادات تو انگریزوں کی غلامی میں بھی ادا کر لیا کرتے تھے پھر الگ سے ایک نیا وطن حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

دین اسلام

نہایت مختصر طور پر عرض ہے کہ دین اسلام ایک مکمل اور جامع نظام حیات ہے۔ عبادات اور معاشرت کے دو بڑے دائروں پر مشتمل ہے یہ دونوں دائرے ایک دوسرے کے متصادم نہیں موافق ہیں اور باہم مدغم ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ کے شعائر اسلامی عبادت کے دائرے میں آتے ہیں جبکہ اسلام کا نظام عدل، معاشی مساوات، سماجی عزت، چادر اور چار دیواری کی حفاظت کے معاملے اور سامان رزق کی فراوانی کی ضمانت پر مشتمل نظام حیات معاشرت کے دائرے میں لاگو ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک الگ خطہ وطن کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان اسی ضرورت کی تکمیل کا سبب ہے۔

پچھلی سطور میں ہم نے جن تلخ حقائق کا ذکر کیا انہیں ایک بار پھر ذہن میں ابھاریئے اور ذرا غور فرمایئے کہ کیا ہم اسلامی معاشرت کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں۔ ہمارا جواب نفی میں ہے۔

بہت ممکن ہے اہل پاکستان اس امر پر مطمئن ہو جائیں کہ ہم عبادات میں کسی سے کم نہیں۔ ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں خشوع و خضوع کے ساتھ تراویح پڑھتے ہیں۔ حج پر ڈھیروں ڈھیر پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اپنی جگہ مگر مسئلہ یہ ہے کہ یہ وہ عبادات ہیں جن کا تعلق متعلقہ فرد تک محدود ہے اس کی جزا و ثواب کا دائرہ اسی شخص سے مختص ہے۔ اصل معاملہ تو معاشرت کا ہے جہاں ایک فرد کا مفاد دوسرے سے متصادم ہونے کا اندیشہ ہو مگر یہ افراد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس تصادم کو خوشگوار تعلق میں بدل دیا ہے

امتحان اور آزمائش کا مرحلہ ہے اور ہم اسی سے آنکھیں چراتے ہیں۔ کبوتر کی طرح آیئے یوم آزادی کے جشن کی رعایت سے ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر بعض اہم امور پر غور کریں۔ تاکہ آئندہ جشن آزادی تک درمیان میں جو ۳۶۵ دن ہیں انہیں صحیح معنوں میں آزاد قوم کی طرح بسر کرنے کے امکان پیدا کر سکیں۔

انفرادی شعبہ

کیا ہم وقت کے پابند ہیں۔ اگر ایک فرد روزانہ ایک منٹ ضائع کرتا ہے تو اندازہ کیجئے آٹھ کروڑ پاکستانی آٹھ کروڑ منٹوں سے محروم ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی ہر روز ایک منٹ تو کیا کئی کئی گھنٹے ضائع کر دیتا ہے۔ گویا گذشتہ چونتیس برس میں ہم بطور قوم کے کم از کم دس پندرہ برس ضائع کر چکے ہیں۔

کیا ہم اپنے فرائض اپنی استعداد کے مطابق ادا کرتے ہیں۔

کیا ہم کبھی کسی ہسپتال یا یتیم خانے گئے ہیں۔ کسی مریض کی عیادت کے لئے کسی بے سہارا کی تسکین قلب کے لئے۔

کیا ہم نے دانستہ طور پر کسی ایک برائی کے ارتکاب سے بچنے کی کوشش کی ہے

کیا ہم حقدار کا حق اسے ادا کر دیتے ہیں۔

اجتماعی شعبہ

پاکستان کی قومی معیشت بین الاقوامی قرضوں کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔ قرض اور سود کا عالم یہ ہے کہ آئندہ پانچ برس میں پیدا ہونے والا ہر بچہ ہزاروں لاکھوں روپے کا مقروض ہوگا۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا یہ عالم ہے کہ ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ دنیا کا ہر ملک ہمارا دوست ہے مگر ہمسایوں سے کشیدگی ہے کیا ہندوستان، کیا روس اور کیا افغانستان اور کیا ایران !!!

ہم اسلام کے لئے جان تو لٹا سکتے ہیں مگر جان قائم رکھنے کے دوران اسلام پر عمل نہیں کرتے۔

گلزار آفاقی

ہم روزے رکھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں مگر ان عبادات کے ساتھ ہی بلیک، سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کا شوق بھی جاری رکھتے ہیں

ہم زرمبادلہ کمانے کے شوق میں اپنے ہنرمندوں کو دھڑا دھڑ بیرون ملک برآمد کر رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں کرتے کہ اپنے ملک میں صنعتوں کا جال بچھا کر ان ہنرمندوں کو اپنے ہاں کھپائیں اور جو زرمبادلہ ہنرمندوں کی برآمد سے حاصل ہوتا ہے اسے مصنوعات کی برآمد سے حاصل کریں۔

ہم سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر

حقیقی جشن آزادی وہ ہوگا جب دلوں میں تقاضائے آزادی کے چراغ روشن ہوں گے

سمگلنگ کی سخت مخالفت کرتے ہیں مگر ہم نے لنڈی کوتل اور باڑے کے ناموں سے ہر شہر میں سمگلنگ کے اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو باقاعدہ حصہ ملتا ہے ان اڈوں میں ریفریجریٹرز سے لے کر دیگی مکھن تک اور سوئی دھاگے سے لے کر سامان آرائش تک (سب کا سب سمگل شدہ) با آسانی مل جاتا ہے۔

پاکستان میں بھارتی فلموں کی نمائش ممنوع ہے مگر امرتسر ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والی فلموں پر کوئی پابندی نہیں۔ چند بھارتی فلموں کو پاکستان میں نمائش کی اجازت دے دی جاتی ہے مگر وہ بھارتی فلمیں جو لاکھوں روپے کے زرمبادلہ سے خریدی گئی تھیں انہیں ڈبوں میں بند کر کے سڑنے کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔

یہ اور ایسی ہی بے شمار تلخ حقیقتیں ہیں جو انفرادی اور اجتماعی شعبے میں ہر دردمند اور حساس دلوں کو کچوکے لگاتی ہیں۔ یہ ہماری حقیقتیں ایک آزاد قوم کے کسی طرح شایان شان نہیں ہیں۔ ان کی موجودگی میں پاکستانی عوام کبھی مکمل طور پر حقیقی آزادی سے سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔ چراغاں، جھنڈیاں لہرانا، گانا بجانا، یہ سب کچھ تو عہد غلامی میں بھی ممکن ہے۔ آزادی کا صحیح چراغاں اسی دن ہوگا جس دن دلوں میں آزادی کے تقاضوں کے چراغ روشن ہوں گے۔

شوہر (غصے سے) تم کبھی ہوگئی یہ پرنٹڈ ڈیزائن سے خرید کر لائی ہو؟ تم دیر گئی میں گھیری دھلے سے لی ہیں۔ چوتنا ہے کیا ضرورت تھی؟

بیوی (مسکرا کر) "آپ بھی تو مچھلیاں بازار سے خرید لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مچھلیوں کا شکار کھیلا ہے۔"

بدر ناب مغل